الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ کاملہ

مرآۃ الیقین

لاغلاط ہدایۃ المسلمین

جسمیں مشہور کرسٹان پادری عماد الدین ملقب بڈاکٹر آف ڈیوی نٹی کی مایہ فخر کتاب ہدایۃ المسلمین کا جواب اور اونکی جہالت اور فریب کا نمونہ دیکھا کر اونکی ہنجا کتاب انجیل کو غیر معتبر ثابت کیا ہے۔ پادریونکے گروہ کو اس عماد الدین اور ڈپٹی صفدر علی کرسٹان ہونے سے فخر ہے عماد الدین نے اسلام کے مقابلہ میں کئی رسالے لکھے ہیں اور ہماری طرف سے سبکا جواب دیا گیا ہے برادران اسلام کا فرض ہے کہ ان رسالونکو چھپوا کر شائع کرتے رہیں ایک دو مرتبہ کی چھپنے پر قناعت نکریں تاکہ مسلمان عیسائیونکے فریب سے ہمیشہ بچیں اور مشتہر کرنیوالے ثواب عظیم کے مستحق ہوں

ازافادات کاملہ

مقبول یزداں مجدد دوراں حضرت مولٰنا سید محمد علی صاحب دامت برکاتہم

بامداد

عالی ہمت والا مرتبت حامی دین جناب عارف معلم صاحب رئیس رنگون

پہلی مرتبہ سنہ ۱۳۰۱ھ میں مطبع نامی کانپور اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۳۹ ہجری میں

سراج الدین احمد رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَشَّرَ بِہٖ فِی الْاِنْجِیْلِ بِاِسْمِہٖ اَحْمَدُ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَمْجَدِ وَاَصْحَابِہِ الْمُمَجَّدِ

بعد حمد وصلوٰۃ کے یہ خاکسار خیر خواہ انام **محمد علی** نام بھائی مسلمانوں اور عیسائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ عرصہ بیس برس کا ہوا کہ اہل اسلام اور عیسائیوں میں بازار مناظرہ نہایت گرم ہوا تھا اور مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر وزیر خاں صاحب نے اہل اسلام کی طرف سے جس زور شور سے تحریریں کیں ہیں اُنھیں ہر منصف مزاج دیکھکر اُن کی داد دے سکتا ہے اُس وقت میں جو اُن کے مقابل پادری فنڈر صاحب تھے اُنھوں نے بہت کچھ زور مارا، مگر مولوی صاحب نے اُن کو مُناظرہ تقریری اور تحریری میں کیسا کیسا عاجز کیا ہے کہ پادری صاحب کا دل ہی جانتا ہوگا۔ یا جن منصف مزاجوں نے اُس مُناظرہ کو دیکھا ہے وہ اس کیفیت سے بخوبی آگاہ ہیں مولوی صاحب نے بڑی بڑی کتابیں اس فن میں تصنیف کیں، مثلاً (۱) ازالۃ الاوہام (۲) ازالۃ الشکوک[1] (۳) اعجاز الاحادیث (۴) تقلیب[2] المطاعن (۵) مُعدِّل[3] اعوجاج المیزان (۶) اظہار[4] الحق وغیرہ، از انجملہ اُن کی ایک کتاب لاجواب اعجاز عیسوی ہی عجب نادر

---

[1] یہ تحقیق دین حق کا جواب ہے ۱۲ [3] یہ میزان الحق کا جواب ہے ۱۲ [4] یہ کتاب عربی زبان میں ہے نہایت عمدہ کتاب ہے۔ استنبول اور مصر میں چھپی ہے ۱۲ منہ + + + + + + + + + + +

کتاب ہے جس کی خوبی بیان نہین ہوسکتی کسی مخالف کا زہرہ نہین کہ اس کے جواب مین قلم اُٹھا سکے، یون آئین بائین شائین بکنے کو جس کے جی مین آئے بکے، جس وقت یہ کتاب لکھی گئی تھی اُسوقت مین بڑے بڑے بحاث پادری فنڈر صاحب موجود تھے اور مدت تک بعد طبع اُس کتاب کے زندہ رہے، اور متعدد کتابین اس مناظرہ مین لکھین اور بہت کچھ خاک چھانی مگر اس کے جواب مین قلم نہ اوٹھا سکے اور بعد اس کے چودہ برس تک کسی پادری کالے یا گورے نے اوسکے جواب مین دم نہ مارا، بعد اس مدت کے ۱۸۶۸ء سنہ مین ایک کو شمین عماد الدین نے اپنی سرخروئی کے لئے اس کے مقابلہ مین لاف زنی کی اور ادھی تہائی کتاب کے جواب مین اُلٹی سیدھی تقریرین کین اور چکنی چپڑی باتین بنائین تاکہ مشن کا ترلقمہ کسی طرح ہضم ہو رہے، مگر بفضلہ تعالیٰ مجیب صاحب چونکہ طرفین کے علم سے بے بہرہ تھے جہان کوئی تقریر اُلٹی سیدھی بنچلی وہان جھٹ پٹ مولوی صاحب کے حوالون سے انکار کردیا، اور بڑے بڑے علمائے مسیحیہ کو مجہول الحال غیر معتبر بتادیا، بیچارے کیا کرتے کسی طرح پیچھا تو چھوڑانے ۔ مصرع ۔ دست دراز باد کہ این ہم غنیمت است ۔ مجیب نے سمجھا کہ اس وقت توصلہ مین روپیہ ہاتھ آیگا آیندہ دیکھا جائیگا، اس کتاب کو چھپے ساتوان برس ہی اس عرصے مین اہل اسلام نے بہت کچھ اس کتاب کی خدمت کی ہی[ملہ]، چنانچہ ایک جواب کامل جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہی جس کا نام رجم الشیاطین ہے اور ایک جواب جناب مولوی ابو المنصور صاحب نے تحریر کیا ہی جس کا نام تقویت الضالین ہے اور یہ بھی سنتا ہون کہ ایک جواب مولوی عبید اللہ صاحب نے ارقام کیا ہی، اور باقی متفرق تحریرین اہل اسلام نے اُس کے جواب مین لکھی ہیں، اور کچھ تحریرین منشور محمدی مین چھپ بھی گئی ہین مگر بوجہ چند

[ملہ] ایک عمدہ جواب جس کا نام تنزیہ الفرقان ہے مولوی سید محمد صاحب کی تصنیف سے سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا ہی یہ کتاب صرف اُس حصے کا جواب ہی جس مین قرآن مجید پر اعتراض کئے ہین، مگر اس قدر مبسوط ہی کہ ہدایت المسلمین کامل سے ایک سو صفحہ زاید ہی اہل انصاف کے نزدیک نہایت عمدہ اور کافی جواب ہی اور معاندین کے لئے تو مسیح کے معجزے بھی کافی نہین ہوئے ۔ غرضکہ چار جواب ہماری طرف سے ہوئے ہین ۱۲ منہ

ورس ۱۸ باب ۴ مین فقرہ شکستہ دلون کے شفا دینے کو کئی نسخون مین نہین ہی شاید اشعیا کے ورس ۱ باب ۶۱ سے لیا گیا ہی الغرض اس فصل مین ہر جگہ تعداد مین جھوٹ بولا ہی مگر سب کے بیان کرنے مین طول ہوتا ہی اسلئے ایک مختصر بات کہتا ہون جس سے اُن کا جھوٹ ثابت ہو جائے وہ یہ کہ موافق اقرار علمائے مسیحیہ کے چند نسخے ملانے سے ڈیڑھ لاکھ ویریوس ریڈنگ نکلے جسے پادری صاحب نے اپنی جہالت سے سہو کاتب قرار دیا ہی اب اگر اس ڈیڑھ لاکھ اختلاف کو عہد جدید کے رسائل پر تقسیم کیا جائے تو کس قدر ہون گے مثلاً عہد جدید کے ہم سات حصہ کرتے ہین چار انجیلین اور پانچوان اعمال حوارئین اور چھٹے حصہ مین پولوس کے خط اور ساتوین مین پطرس اور یعقوب اور یوحنا کے خط وغیرہ اب سات حصون پر اُس مقدار کو تقسیم کیجیے تو ہر ایک حصہ مین اکیس ہزار چار سو اٹھائیس اختلاف اور غلطی ہوتی ہین اور اگر ڈسٹین کے قول پر لحاظ کیا جائے کہ اُسنے دس لاکھ اختلاف عبارت کے نکالے ہین تو ہر ایک کے حصہ مین بہت کچھ نوبت پہونچتی ہی پادری صاحب اپنے گیارہ سہو کاتب کے بھروسے ہین۔

گیارہوان دروغ قولہ صفحہ ۱۲۶ مین ہی محمد صاحب کی نسبت آپکو گمان ہی کہ جو کچھ اُن کو الہام یا وحی سے ملا وہ قرآن مین ہی اور جو کچھ اُنھون نے اپنی تحریر دراے سے کہا وہ سب حدیث مین شامل ہی۔

مین کہتا ہون کہ پادری صاحب جھوٹے ہین ہم کو یہ گمان نہین کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ کو ملا وہ سب قرآن مین ہی بلکہ ہمارا اعتقاد یہ ہی کہ جو کچھ حضرت کو خدا کی طرف سے ملا اُسکی دو صورت ہین ایک یہ کہ بواسطہ جبرئیل ؑ کے ملا دوسرے یہ کہ اللہ نے بلا واسطہ جبرئیل ؑ کے آپ کے دل مین کسی امر کو ڈالدیا جسے ہم الہام کہتے ہین۔ پہلی قسم کو ہم قرآن کہتے ہین اور دوسری قسم مین بہت سی احادیث ہین تمام کتب اصول وغیرہ مین مصرح ہی کہ وحی کی دو قسمین ہین ایک وحی متلو اور ایک وحی غیر متلو۔ وحی متلو کو قرآن۔ اور غیر متلو کو حدیث لکھا ہی البتہ بعض حدیثین ایسی بھی ہین جن مین صرف حضرت کی راے ہی اب یا تو پادری صاحب جھوٹے ہین جان بوجھکر فریب دیتے ہین

طالبان حق پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قصہ افترائی محض ہی روایات صحیحہ مین کہین اسکا پتہ نہیں پادری صاحب سے کوئی یہ پوچھے کہ ماریہ قبطیہ کے ساتھ کیا گناہ کیا اگر وہ مراد ہی جسے تحقیق الایمان مین بیان کیا ہی کہ حضرت نے قسم کھائی تھی کہ ماریہ سے صحبت نکرونگا اور پھر اُسے جائز کیا تو یہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہین سورۂ تحریم کا سبب نزول شہد کا حرام کرنا ہی - چنانچہ احادیث صحیحہ مین آیا ہی صحیح بخاری جو ہمارے یہان نہایت مستند کتاب ہے اُسمین بھی لکھا ہی علاوہ اسکے لونڈی کے ساتھ صحبت کرنا نہ شریعت موسوی مین گناہ ہی نہ شریعت عیسوی مین اور نہ شریعت محمدی مین پھر اس فعل کا گناہ ہونا پادری صاحب کہان سے ثابت کرتے ہین اگر پادری صاحب اپنے گمان مین اُس کو بُرا سمجھکر گناہ کہتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ جنکے نزدیک شراب و سور حرام ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ جو شراب پیئے وہ بڑا گنہگار ہی مثلاً حضرت مسیح نے شراب خواری کی ہے تو مطابق اس اعتقاد کے وہ گنہگار تھے ۔ اور حضرت زینب کا قصہ بھی کسی ملحد نے گڑھا ہی ہمارے علمائے محققین نے خوب انکار کیا ہی چند علما کا نام مع حوالہ کتاب یہان لکھتا ہون (۱) علامہ توربشتی اپنی کتاب المعتمد فی المعتقد مین لکھتے ہین کہ آنچہ یاد کردہ اند کہ رسول اللہ را صلی اللہ علیہ وسلم بر زینب نظری افتاد و علاقتی در دی پیدا شد دروغ محض و بہتان صریح ست و ہرگز ناقلی کہ بنقل وی کم و بیش اعتمادی باشد یاد او نیز کہ بروایت وی اعتمادی توان کرد یاد نکردہ است - اسکے بعد وہ قصہ صحیح نقل کرکے لکھا ہی - وآنچہ دغاباز و بیدینان در زبان مردم افگندہ اند کہ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروی افتاد و گفت سبحان اللہ مقلب القلوب شعبہ السیت از آنچہ منافقان گفتہ اند و ہیچ ناقلی کہ بنقل وی اعتمادی باشد آنرا یاد نکردہ انتہی - دیکھئے علامہ موصوف نے کسقدر بے اصلی اس قصہ کی بیان کی اور دروغ محض اور بہتان صریح بتایا اسی طرح بہت سے علما نے اس قصہ کا بے اصل اور دروغ محض ہونا بیان کیا ہی مثلاً (۲) امام زاہدی نے تفسیر زاہدی میں (۳) صاحب کمالین نے اپنی تفسیر مین (۴) ملا جیون نے تفسیر احمدی مین (۵) شیخ سلیمان نے تفسیر فتوحات الٰہیہ مین (۶) قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفا مین

(٧) خفاجی نے نسیم الریاض مین (٨) شیخ عبدالحق نے مدارج النبوة مین (٩) سید جمال الدین نے روضتہ الاحباب مین (١٠) سید شریف نے اپنی کتاب مواقف مین وغیرہم اور اسی طرح علمائے شیعہ نے بھی اسکی تکذیب کی ہی (١١) میر فتح اللہ شیرازی نے منہج الصادقین مین (١٢) علامہ مجلسی نے حیات القلوب مین (١٣) سید مرتضیٰ نے تنزیہ الانبیا مین (١٤) علامہ طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین (١٥) ملا احمد نے سیف الدہر مین وغیرہم۔ اور خوبی تو یہ ہی کہ بعض محقق عیسائیون نے بھی اس قصہ کو منافقون اور یہودیون کا گڑھا ہوا بتایا ہی۔ چنانچہ سیل صاحب مترجم قرآن سورہ احزاب کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ منافقون اور یہودیون نے اس قصہ کو بڑھایا ہی۔ ١٤ - ١٥ - ١٦ - دروغ صفحہ ٤٣٠ مسیح کے وقت سے آج تک اگرچہ مسائل جزئیہ اور فروعات مین درمیان فرقون عیسائیون کے بہت سا اختلاف پڑگیا مگر تثلیث کے اندر کسی وقت اور کسی ملک اور کسی قوم مین اختلاف نہین پڑا کیونکہ انجیل مین صاف صاف لکھا ہی کہ باپ بیٹا روح القدس یہی تثلیث ہی مریم کسی وقت تثلیث مین شامل نہین ہوئی انتہی۔ یہان پر پادری صاحب نے تین جھوٹ صریح بولے ہین۔ پہلا تثلیث مین کسی وقت اور کسی قوم مین اختلاف نہ پڑنا۔ دوسرا اس تثلیث کا صاف صاف انجیل مین مذکور ہونا تیسرا مریم کا کسی وقت تثلیث مین شامل نہونا۔ پہلی بات کا جھوٹ ہونا تو بفضلہ تعالیٰ خود انھین کی تحریر سے ظاہر ہے کیونکہ صفحہ ٤٤٦ و ٤٤٧ مین لکھا ہی کہ دوسری صدی مین فرقہ ابیونی نے مسیح کی الوہیت کا انکار کیا اور دوسرا فرقہ اریمین نکلا جو شریعت موسیٰ اور مسیح کی الوہیت کے بھی منکر تھے انتہی مختصرا۔

اب ناظرین فرمائین کہ خود ہی کہہ رہے ہین کہ کسی وقت کسی فرقہ مین تثلیث کے اندر اختلاف نہین پڑا پھر خود ہی دو فرقون کا منکر تثلیث ہونا اور دوسری صدی مین اس اختلاف کا ہونا بیان کرتے ہین اب سوا اسکے اور کیا کہا جائے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ اصل کیفیت یہ ہی کہ تثلیث مین ہمیشہ سے اختلاف رہا ٣٢٥ع مین بادشاہ قسطنطین کے عہد مین کونسل نائیس اس اختلاف کی وجہ سے منعقد ہوئی اسمین بہت سے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض قائل ہوئے

رسول کا اور قرابتی اور یتیم اور محتاج اور مسافر کا ہی اب دیکھیے کہ خود اس پانچوین حصہ کے چھ حصے بیان کیے یعنی ایک اللہ کا دوسرا رسول کا تیسرا قرابت والون کا چوتھا یتیمون کا پانچوان محتاجون کا چھٹا مسافرون کا پھر کہتے ہین کہ پانچوان حصہ آپ لیتے تھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ یہ کلام عاقل کا ہی یا مجنون کا جب اس پانچوین حصے کے چھ حصے کیے گیے اور اُن چھ حصون مین سے ایک حصہ رسول کا قرار پایا تو یہ کہنا بالکل غلط ہو گیا کہ پانچوان حصہ آپ لیتے تھے۔ یہ تو اُن کی قابلیت کا اظہار تھا اب اصل اعتراض کو دیکھیے کہ بجز اسکے کہ بنا اُسکی تعصب اور عناد ہو اور کچھ نہین ہی اگر غنیمت کا مال لینا شان نبوت کے خلاف ہی تو حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاے بنی اسرائیل کی نبوت کو آپ نے کیونکر تسلیم کیا اُنھون نے بھی غنیمت کا مال لیا ہی (دیکھو استثنا ۲۰/۱۰-۱۸) اور اگر حضرت مسیح اور اُنکی حواریون نے نہین لیا تو اس سے اُنکی برائی ثابت نہین ہوتی اُنکی قوت یہان تک پہونچی ہی نتھی کہ غنیمت لینے کی نوبت آتی حضرت مسیح نے جس وقت تک صلیب پائی ہی اُسوقت تک ضعیف تھا کہ حضرت پطرس جو بڑے حواری تھے خوف سے مسیح کا انکار کر گئے بلکہ اُنپر لعنت بھی کی پھر جب حواریون کا یہ حال تھا تو اورون کا کیا ذکر ہے پھر بھلا حضرت مسیح جہاد کس طرح کرتے اور غنیمت کا مال کیونکر لیتے وہان تو بالکل مجبوری تھی البتہ اگر یہ شان و شوکت ہوتی کہ جہاد کر سکتے اور پھر نکرتے تو اس کہنے کی گنجایش تھی کہ جہاد کو یا مال غنیمت کو اُنھون نے روا نہین رکھا باقی رہا غنیمت کے مال کی ترغیب دینا یہ بھی نبوت کے خلاف نہین ہی توریت کو ملاحظہ کرو کہ اُسمین اول سے آخر تک دنیاوی منفعت کی ترغیبین کسقدر بھری ہین پھر اُسپر طعن نکرنا اور شریعت محمدیہ کے اس ایک امر پر طعن کرنا عناد نہین تو اور کیا ہے۔

شاہد پنجم صفحہ ۱۴۳ مین پادری صاحب نے تفسیر اتقان سے ایک عبارت نقل کی ہے اور اُسکا ترجمہ کیا ہے وہ بھی قابل ملاحظہ ہی وہ عبارت یہ ہی۔ قال الواسطی لیس فی القرآن حرف غریب من لغة قریش غیر ثلاثة احرف لان کلام قریش سہل لین واضح وکلام العرب وحشی غریب فلیس فی القرآن الا ثلاثة احرف غریبة الخ۔ اسکا مطلب پادری صاحب یہ بیان کرتے ہیں: